محمد یوسف اصلاحی صاحب کی کتاب کا حوالہ دیا ہے کہ امام شافعیؒ نے اس کی اجازت دی ہے تو جواب یہ ہے کہ اس مسئلے میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ حج کے لیے ایک خاتون اس وقت جا سکتی ہے جب فتنے سے اطمینان ہو اور معتمد علیہ خواتین کی جماعت اور معتمد علیہ قابل اعتماد غیر محرم مردوں کے ذریعے تحفظ حاصل ہو۔ (البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس کے لیے حکومت کے سامنے غلط بیانی سے کام نہ لیا جائے) فرماتے ہیں: **وفی کتب الحنفیة عامة عدم جواز السفر الا مع محرم قلت ویجوز عندی مع غیر محرم ایضا مع شرط الاعتماد والامن عن الفتنة وقد وجدت له مادة کثیرة فی الاحادیث اما فی الفقه فهو مسائل الفتن (فیض الباری' ج ۲' ص ۳۹۷' باب فی کم یقصر الصلوٰة)**

اس کے حاشیہ میں مولانا بدر عالم نے اس حدیث کا بھی حوالہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے' جو آپ کے داماد تھے' فرمایا تھا کہ صاحبزادی زینب کو مدینہ بھیج دیں اور جس آدمی کے ساتھ بھیجنے کا فرمایا تھا وہ ان کا محرم نہ تھا۔

نقل کردہ عبارت کا مطلب یہ ہے کہ غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا' اس وقت منع ہے' جب کہ فتنے کا احتمال ہو۔ فقہ کی کتابوں میں جو بات ہے' اس کا تعلق فتنے سے ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں: "میرے نزدیک جائز ہے جبکہ فتنے کا خطرہ نہ ہو اور غیر محرم ایسا ہو جس پر اعتماد ہو' اور اس کے جواز کے لیے میرے پاس بہت سی احادیث ہیں۔ اس لیے مولانا محمد یوسف اصلاحی کی بات صحیح ہے۔ آپ کی اہلیہ کی بھابی آپ کے ساتھ حج کر سکتی ہیں۔ البتہ حکومت اگر سوال کرے تو بتا دیں کہ یہ میری اہلیہ کی بھابی ہیں اور اس طرح میں غیر محرم ہونے کے باوجود شرعاً محرم کی طرح' انھیں اپنے ساتھ حج کے لیے لے جا سکتا ہوں۔ فقہ شافعی اور فقہ حنبلی میں اس کی اجازت ہے اور فقہ حنفی کی باریکیوں کو سمجھنے والوں نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ **(مولانا عبدالمالک)**

معذوری اور بیماری میں اجر

میری عمر ۷۸ سال ہے۔ میں پہلے امام حسن البنّاؒ کی کتاب تزکیہ نفس کے اوراد وظائف کیا کرتا تھا۔ اب آپ کے بتائے ہوئے چھ اوراد جو قرب الٰہی کے چند آسان عملی طریقے میں درج ہیں' شروع کر دیے ہیں اور قرآن پاک کا پورا پارا پڑھنا شروع کر دیا ہے' پہلے نصف پارا پڑھا کرتا تھا۔ پہلے تہجد میں سورہ جمعہ' اعلیٰ' الفجر' النبا' المزمل' البروج پڑھا کرتا تھا اور اب آخری دس سورتوں میں سے مختلف سورتیں پڑھتا ہوں۔ پہلے میں ساری نمازیں مسجد میں پڑھتا تھا' ایک مسجد میں فجر کے بعد اور دوسری میں ظہر کے بعد' ایک رکوع کا ترجمہ اور تفہیم القرآن سے درس دیتا تھا۔ مگر اب نظر کم ہو گئی ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہو چکا ہوں۔

میرے گھٹنوں میں، کبھی ایک میں اور کبھی دونوں میں، درد ہوتا ہے اور دو آدمیوں کے سہارے سے وضو کرتا ہوں۔ البتہ فجر کے وقت بڑی تکلیف سے خود ہی وضو کرتا ہوں۔ گھٹنوں میں بظاہر کوئی سوجن نہیں مگر درد کی وجہ سے سہارے کے بغیر چلنا مشکل ہے۔ اب کسی مسجد میں نہیں جا سکتا۔ صرف جمعہ کے لیے سکوٹر پر آتا جاتا ہوں۔ کسی مسجد میں درس نہیں دے سکتا۔ البتہ جہاد کشمیر، ادارہ دارالعلوم عربیہ اور جماعت اسلامی کو ماہانہ اعانت دیتا ہوں۔ کوئی گھٹنوں کا علاج آپ کو معلوم ہو، یا کوئی وظیفہ ہی ہو، جس سے میں چل پھر سکوں یا صرف دعا ہی فرمائیں۔

آپ نے جتنی اللہ کے دین کی خدمت کی ہے اور اس عمر کے باوجود اس بیماری کے ساتھ اب بھی کر رہے ہیں، یہ ہم جیسے لوگوں کے لیے قابل رشک ہے۔ اب آپ کی جتنی معذوریاں ہیں، بیماریاں ہیں، تو آپ اطمینان رکھیں کہ زمانہ صحت میں آپ جتنی تلاوت کرتے تھے، عبادات کرتے تھے، درس و دعوت کا کام کرتے تھے، راہ خدا میں چلتے پھرتے تھے، سب کا اجر آپ کو اب بھی مل رہا ہے۔ اعمال تو مقصود نہیں، اجر اور اللہ کی رضا مقصود ہے۔ اب آپ کو اللہ کی رحمت کا امیدوار اور اس پر شاداں رہنا چاہیے۔ اسی کو غالب ہونا چاہیے، اگرچہ مومن کا دل خوف اور اندیشے سے کبھی خالی نہیں ہو سکتا۔

سب سے اچھا وظیفہ تو آپ کے نیک اعمال اور دعا ہے۔ نماز فجر کے وقت سنت اور فرض کے درمیان ۴۱ بار سورۃ الحمد [سورۃ الفاتحہ] پڑھ کر اپنے بدن پر دم کر لیا کریں۔ سورۃ الحمد کی خاصیت شفا، احادیث سے ثابت ہے۔ گھٹنوں میں جہاں درد ہے، ہاتھ کی انگلیاں رکھ کر درج ذیل دعا پڑھ لیا کریں: تین مرتبہ بسم اللہ، اور سات مرتبہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا [میں اپنے اس درد کے شر سے اللہ کی عزت کے غلبے اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں]۔ باقی ہر تکلیف پر گناہوں کی معافی اور نیکیوں میں اضافے کے امیدوار رہیں۔ اللہ آپ کی مدد کرے گا۔ (خرم مراد، ۱۱ ستمبر ۹۶)